

سوال

رہلی نے زنا کیا ولی اور منگیتر کو علم ہونے کے باوجود نکاح کے وقت کنواری لکھنا

جواب

بھٹہ

رشتہ دار رہلی اپنے گناہ سے توبہ کر چکی ہے تو اس پر لازم نہیں کہ وہ اس معاملہ کو اپنے منگیتر کے سامنے واضح کرے اور اسے بتائے، بلکہ اسے چاہیے تھا کہ اللہ بھانڈو تعالیٰ نے اس پر جو پردہ ڈال رکھا تھا اسے رہنے دیتی، اور اس کا بتانا لازم نہیں تھا، چاہے وہ دریافت بھی کرتا، جیسا کہ سوال نمبر (88093) کے ہے، اور خداوند علم ہونے کے باوجود کہ وہ کنواری نہیں اس سے شادی کرنے پر موافق ہے تو پھر ولی کے لیے کنواری وغیرہ کے الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر ولی جھوٹ بھی بولے تو اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے، اور وہ پردہ پوشی ہے، اور اس کا کسی پر بھی ضرر اور نقصان نہیں، لہذا اس اعتبار سے یہ میں تین مقام پر جھوٹ بولنے کی رخصت وارد ہے، جیسا کہ درج ذیل ترمذی اور ابوداؤد کی حدیث میں ہے:

۱۔ بنت یرضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کے علاوہ جھوٹ حلال نہیں: آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بات کرے، اور جنگ میں جھوٹ بولنا، اور لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے"

بر (1939) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4921) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ت کے ہاں یہ صریح جھوٹ پر محمول ہے، نہ کہ توریہ اور کنایہ پر، اور انہوں نے اس کے ساتھ اسے بھی ملحق کیا ہے جس کی ضرورت پیش آ جائے یا مصلحت ہو تو اس میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے، چاہے اس میں قسم بھی اٹھائی پرے تو قسم اٹھانے اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اولیٰ و بستریہ ہوگا کہ وہ توریہ اور کنایہ پر استہمام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

ن اللہ علیہ وسلم: "جنگ و حوکہ ہے.."

پر جھوٹ بولنے کا جواز پایا جاتا ہے ان میں سے ایک جنگ بھی ہے، طبری رحمہ اللہ کا قول ہے: حقیقی جھوٹ کی بجائے جنگ میں توریہ وغیرہ کرنا جائز ہے، کیونکہ حقیقی جھوٹ حلال نہیں، ان کی کلام یہی ہے۔

ریہ ہوتا ہے کہ حقیقی جھوٹ بھی مباح ہے، لیکن توریہ پر انحصار کرنا افضل اور اعلیٰ ہے، اللہ اعلم" انتہی

رسناریتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

ن بس وارد ہے، اور جو اس کے معنی میں ہو اسے بھی اس پر قیاس کیا جائیگا، مثلاً کسی پر ظلم ہونے میں اس کا مال چھیننا، اور پردہ پوشی کے لیے معصیت و نافرمانی کا انکار کرنا، یا کسی دوسرے کی معصیت چھیننا جب تک دوسرا اسے ظاہر نہ کرے۔

ما اس پر خود بھی چھیننا لازم ہے وگرنہ وہ مجاہد یعنی اعلان یہ معصیت کرنے والوں میں شامل ہوگا۔

پر حد نافذ کرنا چاہتا ہو، جس طرح اعراضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ ہے، لیکن اس کے باوجود پردہ پوشی اختیار کرنا بہتر ہے، اور وہ اپنے اور اللہ کے مابین توبہ کر لے کسی کو مت بتانے۔

ب ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے ہے، ہم نے امام حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جھوٹ کی اہمیت کا ضابطہ یہ ہے کہ:

: جو قابل تعریف ہو اور جھوٹ کے بغیر اس تک پہنچنا مشکل ہو تو وہ مباح ہے، اور اگر وہ مقصود چیز واجب ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، شافیہ میں سے امام نووی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس لیے اگر کوئی مسلمان شخص کسی ظالم شخص سے بچنے کے لیے اور ظالم کسی دوسرے کو ملے اور دریافت کرے کیا تم نے فلان شخص کو دیکھا ہے؟

تے، اس حالت میں اس پر جھوٹ بولنا واجب ہے، اور اگر اسے معصوم کو ہلاک اور قتل ہونے سے بچانے کے لیے قسم اٹھانے کی بھی ضرورت پیش آئے تو گریز مت کرے۔

ہیں: کیونکہ معصوم کی بچاؤ اور اسے محفوظ رکھنا واجب ہے... لیکن اس حالت میں وہ حتی الامکان توریہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ اسے جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑ جائے۔

رسناریتی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لہ: معتبر بذہب ہی ہے کہ جہاں راجح مصلحت پائی جائے وہاں جھوٹ بولنا جائز ہے، جیسا کہ ہم امام ابن جوزی رحمہ اللہ سے بیان کر چکے ہیں، اور اگر واجب مقصود تک اس کے بغیر نہ پہنچا جاسکتا ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، اور اس لیے کہ جائز ہے، لہذا توریہ استعمال کرنا اولیٰ اور بہتر ہے" انتہی

ب (141/1)۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب

134256